احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 5- اکتوبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 34
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

سوموار 5- اکتوبر 1998ء 13 جمادی الثانی 1419 ہجری - 5 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 220

اللہ کے پسندیدہ قطرے

حضرت امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کو دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ آنسو جو اللہ کی خشیت سے گرا ہو۔ اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو راہ مولیٰ میں بہایا گیا ہو۔

(جامع ترمذی ابواب فضائل الجہاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک آپ کا وجود نورانی نہ ہو جائے اس وقت تک آپ اللہ کا نور دنیا میں پھیلنے کی سچی دعا نہیں کرسکتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی خون پیش کرنے کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

راہ مولیٰ میں قربانی کرنے والوں کی نسلیں اور آباؤ اجداد کی روحیں ان پر فخر کرتی رہیں گی

بیت الفضل لندن میں 2- اکتوبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:۔2۔ اکتوبر 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس کے بعد نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام کی جانی قربانیوں کے بارے میں اہم واقعات بیان فرمائے۔ حسب معمول یہ خطبہ بھی ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات زبانوں انگلش' عربی' بنگالی' فرنچ' جرمن' بوسنین اور ترکی میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر ہوا۔ اردو زبان کو شامل کر کے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح خطبہ ارشاد فرماتے ہیں مجموعی طور پر خطبہ جمعہ 8 زبانوں میں ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ الحدید کی آیت 17 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے خشوع کا مضمون بیان فرمایا۔ پھر فرمایا کہ میں اس سے پہلے مضمون کی طرف واپس جاتا ہوں جس میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک خون کے ایک ایک قطرے کو بہت اہمیت حاصل ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ اس دور میں واقعتہً بھی احمدیوں کو خون بہانے کی توفیق ملی۔ بہت سے احمدی راہ خدا میں شہید ہوئے۔ جماعت کے فدائیوں کا خون اس طرح بہا جس طرح بکریاں ذبح کی جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اللہ کی خاطر اول خون بہانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کا خون کئی بار بہا۔ تب آپ کے صحابہؓ کو توفیق ملی کہ انہوں نے بھی اپنا خون خدا کی راہ میں پیش کیا۔

حضور نے فرمایا اللہ مجھے ضبط کی توفیق دے یہ بہت اہم مگر بہت دردناک مضمون ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں زخمی ہونے کے بعد خون بہنے کا ذکر فرمایا۔ ایک اور حدیث کے حوالے سے بتایا کہ جب ایک جنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی پر زخم آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ انگلی بڑی خوش نصیب ہے کہ اسے اللہ کی راہ میں خون بہانے کی توفیق ملی۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے بعد مختلف احادیث کے حوالے سے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات سنائے جو جنگوں میں زخمی ہوئے اور جنہوں نے شہادت کا مرتبہ پایا۔ ایک صحابی انس بن نضرؓ جو بدر کی جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے انہوں نے کہا کہ آئندہ مشرکین سے جنگ ہوئی تو میں اللہ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ یہ صحابی جنگ احد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے اور یہ عالم تھا کہ آپ کے جسم پر 80 سے زائد نیزے اور تلوار کے زخم تھے۔ دشمنوں نے آپ کا چہرہ بگاڑ دیا تھا۔ آپ پہچانے بھی نہ جاتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی مثال بیان فرمائی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک کی حفاظت میں اپنا ہاتھ تیروں کے آگے کر دیا اور پھر ہاتھ ہمیشہ کے لئے لنجا ہو گیا۔ آپ نے حضرت حمزہؓ کا واقعہ بیان فرمایا۔ جنہوں نے جنگ احد میں شہادت پائی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے عربی منظوم کلام مندرجہ آئینہ کمالات اسلام اور سرّ الخلافہ سے صحابہ کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور اس کا اردو ترجمہ سنایا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے اردو نثر کے بعض حصے پیش کر کے ان کی تشریح فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بن گئے صحابہؓ کے اندر جو پاک تبدیلی پیدا ہوئی اس کے بعد ساری عمر انہوں نے اس تبدیلی کا ساتھ نبھایا۔ وہ ذبح کئے گئے اور قتل ہوئے مگر انہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

حضرت صاحب نے جماعت احمدیہ کے افراد کی راہ خدا میں قربانیاں دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قربانیاں تو ایسا اعزاز ہیں کہ قیامت تک یہ خدا کے ہاں قبولیت کا درجہ پائیں گی۔ اگر بعض لوگ یہ نہ بھی کہتے ہمارے فلاں نے یہ قربانی دی ہے لہٰذا ہمیں باہر بھجوا دیں' تب بھی جماعت ان کی خدمت کا حق ادا کرتی مگر جہاں خود سے مطالبہ کر دیا وہاں وہ بات نہ رہی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نومبایعین کی نسبت میں نے بار بار سمجھایا ہے کہ اگر ان کی تعداد بڑھی اور صحبت صالح حاصل نہ ہوئی تو یہ بات حضرت مسیح موعود کی آمد کے مقاصد میں شامل نہ ہوگی۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی تشریح میں فرمایا کہ نور کا سلسلہ حضرت مسیح موعود کے بعد بھی جاری رہا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا نور پھیلنے کی دعا اس وقت کرو جب تمہارا اپنا وجود نورانی ہو جائے۔ آپ نے فرمایا امید ہے کہ آپ ان مضامین کی گہرائیوں میں اتر کر ان قربانیوں کو بھی حاصل کریں گے اور اس کے نتیجے میں جو نور حاصل ہوتا ہے اس کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

قربانیوں کی کہکشاں

☆غزوہ احد کے قریب زمانہ میں دس صحابہ کو بے قصور ظالمانہ طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مگر کسی نے صداقت سے منہ نہ موڑا۔ ان میں سے ایک صحابی حضرت خبیب نے شہادت سے قبل دو نفل ادا کئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے تختہ دار کو چوم لیا

لستُ ابالی حین اقتل مسلماً
علیٰ ای جنب کان للہ مصرعی
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا
یبارک علیٰ اوصالِ شلوٍ ممزّعٖ

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں۔ میری یہ سب قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو میرے ریزہ ریزہ اعضاء میں بھی برکت ڈال دے گا۔

☆اسی زمانہ میں ستر صحابہ کو دھوکہ سے تبلیغ کے بہانے بلایا گیا مگر انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ ان کے سردار حضرت حرام بن ملحان کو پشت کی طرف سے نیزہ مارا گیا جو جسم سے پار ہو گیا۔ جب خون کا فوارہ پھوٹا تو حضرت حرام نے اس سے چلو بھر کر منہ اور سر پر پھیرا اور فرمایا فزت برب الکعبہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

☆حضرت عروہؓ بن مسعود ثقفی نے 9ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے آغاز میں انکار کیا مگر ان کے اصرار پر اجازت دے دی۔

وہ عشاء کے وقت اپنی قوم کے پاس پہنچے۔ اور جب ان کے قبیلہ ثقیف کے لوگ ان سے ملنے کے لئے آئے تو حضرت عروہ بن مسعود نے انہیں اسلام کی طرف دعوت دی۔

مگر انہوں نے حضرت عروہ پر الزام لگائے اور بہت نازیبا کلمات کہے۔ اور واپس چلے گئے۔ مگر وہ حضرت عروہ کی موت کا فیصلہ کر چکے تھے۔

صبح فجر کے وقت حضرت عروہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اذان دی۔ تو ایک بدبخت وہاں پہنچا اور تیر سے شہید کر دیا۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 615۔ کتاب معرفۃ الصحابہ مکتبہ النصر الحدیثہ۔ ریاض)

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سختی سے پیش آنا یا سختی کی تعلیم دینا یہ دین کے منافی ہے

ہمارا کام اس امر پر مبنی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی نصائح پر پوری طرح احتیاط کے ساتھ کاربند رہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 31- جولائی 1998ء بمطابق 31- وفا 1377 ہجری شمسی بمقام اسلام آباد' ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ عنکبوت کی آیت 8 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مومن بندوں سے جو ایمان لائے' نیک عمل بجالائے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ (-) ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کردیں گے (-) اور اس سے بڑھ کر جزاء یہ کہ انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دیں گے۔ یعنی جو کمتر اعمال ہیں ان کو نظرانداز فرماتے ہوئے ان کو جو بھی بہترین اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی۔ ہم ان کو ان بہترین اعمال کا بدلہ دیں گے۔ یہ عنوان ہے آج کے خطبے کا اور اسی آیت کے تتبع میں جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات کے ذریعے آپ کے سامنے کچھ نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

بخاری کتاب الجہاد باب مایکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب میں یہ روایت ہے (-) یہ حدیث میں نے عربی میں بھی پڑھ دی ہے مگر آگے آئندہ وقت بچانے کے لئے صرف ترجمہ ہی پیش کرتا رہوں گا ورنہ شاید یہ مضمون ایک گھنٹے میں سمیٹا نہ جاسکے۔ سعید بن ابی بردہ کے دادا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معاذ اور ابوموسیٰ کو یمن روانہ کیا اور یمن بھیجتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا' ان پر سختی نہ کرنا' انہیں خوش رکھنا اور نفرت نہ پھیلانا اور آپس میں اتفاق رکھنا' اختلاف میں نہ پڑنا۔

دوسری حدیث بخاری کتاب العلم سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آسانی پیدا کرو۔ سختی نہ کرو اور خوشی کی بات سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ اس موقع پر جبکہ دنیا بھر سے احمدی اور بہت سے زائرین تشریف لائے ہوئے ہیں حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی یہ نصیحت میں آپ کے سامنے دوہرا رہا ہوں۔ دراصل احمدیت کی اشاعت کا مقصد یہ ہے جو ان دو احادیث میں بیان فرمادیا گیا ہے۔ **سختی سے پیش آنا یا سختی کی تعلیم دینا یہ (دین) کے منافی ہے۔** اور (دین حق) اس تعلیم کے منافی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مذہب کا نام تو (-) سلامتی کا پیغام دے رہا ہو اور سختی کی تعلیم ہو اور نفرت کی تعلیم ہو۔ پس یہ بات اچھی طرح پلّے باندھ لیں کہ **ہمارا کام اس امر پر مبنی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی ان نصائح پر پوری طرح احتیاط کے ساتھ کاربند رہیں۔**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بخاری کتاب اللباس میں یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اے لوگو! اپنی طاقت کے مطابق اعمال بجالاؤ کیونکہ تم تھک جاتے ہو اللہ نہیں تھکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جو اگرچہ تھوڑے ہوں لیکن ان میں دوام ہو۔ چونکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو بکثرت ایسی نصائح کی جارہی ہیں' بکثرت ان کو ہدایت دی جارہی ہے کہ سب دنیا کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھالیں اور جس حد تک توفیق ملے بنی نوع انسان کی خدمت سرانجام دیں اس لئے اس خدمت کو انجام دینے کا طریق بیان کرنا بھی ضروری ہے اور ایسی خدمت سرانجام دیں جس میں وہ نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں اور کسی وقت اکتا کر اسے چھوڑ نہ بیٹھیں۔ یہ خدمت کی تعریف ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔

چنانچہ فرمایا اے لوگو! اپنی طاقت کے مطابق اعمال بجالاؤ اور یاد رکھیں کہ آپ کی طاقت نیک اعمال بجالانے سے بڑھتی رہے گی۔ اس لئے بہت گہری نصیحت ہے' بہت بڑے بڑے کام آپ سے متوقع ہیں لیکن بیک وقت اچانک آپ ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ اس لئے گھبرا کر' اپنی طاقت سے بڑھ کر کام سرانجام دینے کی کوشش نہ کریں' اگر ایسا کریں گے تو آپ تھک جائیں گے اور بالآخر اس کام کو بالارادہ یا مجبوراً ترک کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ کی اس نصیحت کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں۔ تم تھک جاتے ہو' اللہ نہیں تھکتا۔ اللہ کے کام تو اس دنیا میں جاری رہنے والے کام ہیں اور بہت وسیع ہیں۔

سب دنیا کو اللہ کی راہ کی طرف بلانا اور اس راہ پر چلنے میں ان کی مدد کرنا' ان کی تعلیم و تربیت کرکے بے خدا انسانوں کو باخدا انسان بنادینا یہ ایسا کام نہیں ہے جسے کوئی قوم بھی مکمل طور پر سرانجام دے سکے۔ پس اگر زبردستی اپنے آپ کو مشقت میں ڈالو گے تاکہ اللہ کا کام پوری طرح سرانجام دے لو تو یہ کام ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اللہ تو نہیں تھکے گا۔ اگر اس سے مقابلہ کرنا ہے تو دوڑ کر دیکھ لو تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں تھکے گا۔ اس لئے فرمایا **اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جو اگرچہ تھوڑے ہوں مگر ان میں دوام ہو' ہمیشہ کے لئے کئے جائیں۔**

حضرت ابی وائل سے ایک حدیث مروی ہے اور یہ بخاری کتاب العلم سے لی گئی ہے۔ ابووائل نے روایت بیان کی عبداللہؓ بن مسعود کے متعلق۔ وہ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ بن مسعود ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمان میری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں۔ حضرت عبداللہؓ فرمانے لگے کہ میرے لئے یہ کوئی مشکل امر نہیں مگر مجھے پسند نہیں کہ تمہیں تھکادوں۔ میں موقع اور وقت کی مناسبت سے تمہیں وعظ کرتا ہوں جیسے آنحضرت ﷺ موقع اور وقت کی رعایت سے ہمیں نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ ہمارے اکتا جانے کا خیال فرماتے ہوئے ایسا کیا کرتے تھے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق تھا کہ نگاہ رکھتے تھے کہ کوئی کمزور تھک نہ جائے اور کسی بیمار پر ضرورت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نماز میں بھی اس بات کی پابندی اختیار فرمایا کرتے تھے۔ یعنی جب خدا کے حضور حاضر ہوتے اور تمام تر توجہات کو اللہ کے حضور پیش کردیتے تو اس وقت بھی ایک بچے کے رونے کی آواز آپؐ کو اپنی طرف متوجہ کردیا کرتی تھی۔ چنانچہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' بخاری کتاب الاذان سے حدیث لی گئی ہے' میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاءالاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میرا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ اس میں تلاوت لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا مجھ پہ گراں گزرتا ہے سو میں نماز مختصر کر دیتا ہوں۔

اب ایک لمبی روایت ہے میرے خیال میں جس طرح وقت گزر رہا ہے غالباً میں عربی عبارت پڑھنے کے باوجود بھی وقت کے اندر انشاء اللہ اس خطبے کو ختم کرسکوں گا۔(-)

اس حدیث کا اب عام فہم ترجمہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرض نماز آنحضرت ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جاکر امامت کراتے تھے۔ ایک تو یہ بات پیش نظر رکھیں کہ غالباً صبح کی نماز ان نمازوں میں پیش نظر نہیں ہے کیونکہ صبح کی نماز کے لئے یہ ناممکن تھا کہ آپ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے اور پھر واپس جاکر اپنی قوم میں امامت کرواتے اور پھر لمبی سورتیں بھی پڑھتے اس لئے اس نماز کو مستثنیٰ سمجھیں غالباً مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں کیونکہ ان میں اونچی آواز سے تلاوت کی جاتی ہے۔

ایک دفعہ انہوں نے نماز میں سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ بہت لمبی سورۃ ہے، تقریباً تمام قرآن کی تعلیمات اس سورۃ میں بیان ہوئی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی نماز مختصر کرلی یعنی ان سے الگ ہوا، نماز مختصر پڑھی اور چلا گیا۔ اس بات کا علم جب معاذ رضی اللہ عنہ کو ہوا تو انہوں نے فرمایا یہ شخص منافق ہے۔ جب یہ بات اس تک پہنچی وہ یہ سن کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم لوگ سارا دن محنت کرتے ہیں اور اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں۔ معاذ نے گزشتہ رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔

نماز عشاء کا نام لینے سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مغرب کی نماز میں بھی لمبی تلاوت نہیں ہو سکتی تو وہ ایک ہی نماز تھی جس میں رات بارہ بجائے جاسکتے تھے اور وہ عشاء کی نماز تھی۔ جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔ میں نے الگ ہو کر مختصر نماز پڑھ لی۔ معاذ نے مجھے منافق قرار دیا۔ معلوم ہوتا ہے معاذ وہاں موجود تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ معاذؓ عشاء کی نماز میں بلکہ ہر نماز میں موجود ہوتے تھے تو یہ شکایت ان کی موجودگی میں کی گئی۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے معاذ سے تین بار فرمایا کہ کیا تو فتنہ پیدا کرتا ہے، کیا تو فتنہ پیدا کرنے والا ہے، کیا تو فتنہ پیدا کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا نماز میں والشمس وضحٰها اور سبح اسم ربک الاعلیٰ یا ایسی ہی کوئی اور سورتیں پڑھا کرو۔

آنحضرت ﷺ کا دستور عموماً خطابات میں بھی یہی تھا کہ اختصار سے کام لیا کرتے تھے مگر بعض دفعہ اس کے برعکس بھی دستور ثابت ہے۔ اس کی وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ مجھے دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ میں سات سات آٹھ آٹھ گھنٹے لوگوں کے ساتھ لگاتا ہوں، ان کو نصیحت کرتا ہوں، نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ ملاقاتوں کو چھوڑ کر بھی مجھے باقاعدہ ایم ٹی اے پر لمبے لمبے خطابات کرنے پڑتے ہیں، لمبی لمبی مجالس میں شامل ہونا پڑتا ہے اور پھر آجکل کی تقاریر یہ بھی بہت وقت لیتی ہیں اور لیں گی تو نعوذ باللہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت سے احتراز کر رہا ہوں یہ ناممکن ہے۔ موقع اور محل کے مطابق خود آنحضرت ﷺ بھی یہی طریق اختیار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں لکھتے ہیں۔ "بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے کہ صبح سے لے کر شام تک ختم نہ ہوتی۔ درمیان میں نمازیں آجاتیں۔ آپؐ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے۔" اگر صبح کی نماز بھی جیسا کہ اصل جو بڑی روایت ہے اس میں یہ ذکر موجود ہے شامل ہے، تو یہ تبھی ممکن تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ روزے سے ہوں اس لئے آپؐ مغرب کے وقت اس خطاب کو ختم فرمادیا کرتے تھے ورنہ خود بھی سارا دن فاقے سے رہنا اور باقی سب کو بھی اسی طرح رکھنا غالباً یہ بعید از قیاس ہے۔ بہرحال حضور اکرم ﷺ کا یہی طریق تھا۔ مسند احمد بن حنبل جلد 5 مطبوعہ بیروت میں یہ روایت تفصیل سے درج ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود (-) نے اشارہ فرمایا ہے۔

ابو زید انصاری سے روایت ہے حضرت رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لاکر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپؐ منبر سے نیچے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ رمضان میں ہوا ہو گا کیونکہ میں اسے ممکن نہیں سمجھتا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ خود تو روزے میں ہونے کی وجہ سے کھانے کی ضرورت محسوس نہ فرمائیں لیکن اپنے صحابہ کو تکلیف میں ڈالیں کیونکہ پچھلی جتنی احادیث گزری ہیں وہ آسانی پیدا کرنے کی ہدایت پر مشتمل احادیث ہیں اور خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمودات ہیں اس لئے میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ یہ واقعہ عام دنوں کا واقعہ ہے جب صرف رسول اللہ ﷺ روزے سے ہوں۔ لازماً کوئی ایسا دن ہے جس میں صحابہ بھی روزے سے تھے اور ان کو لمبی نصیحت کرنے سے ان پر کوئی مشقت عائد نہیں کی جاتی تھی۔ بہرحال یہ تشریحات ہیں۔

اصل روایت یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لاکر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپؐ منبر سے نیچے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپؐ منبر پر رونق افروز ہوئے اور پھر ہم سے خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپؐ نیچے اترے اور عصر کی نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف لاکر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اب دیکھ لیں اس میں عشاء کی نماز کا ذکر نہیں۔ اس لئے جو میں نے استنباط کیا ہے وہ یقیناً درست ہے۔ روزے کی حالت میں مغرب تک خطاب ہو سکتا تھا مغرب کے بعد نہیں۔ تو ایسا ہی اس روایت میں درج ہے۔

حضرت معاذؓ کی ایک روایت ہے ترجمہ اس کا یہ ہے کہ حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی مشکل بات پوچھی ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے یعنی ہر اس شخص کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز باقاعدگی سے پڑھ، زکوٰۃ ادا کر۔ زکوٰۃ تو ہر ایک پر فرض نہیں ہوا کرتی لیکن نماز میں باقاعدگی اختیار کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اگر تو بیت اللہ تک جانے کی توفیق پائے اور رستہ صاف ہو، بیت اللہ تک جانے کا رستہ خطرات سے پاک ہو تو حج کر۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق تجھے نہ بتاؤں۔ سنو روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے، صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا اجر عظیم کا موجب ہے پھر آپ نے (-) فرمایا کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسولؐ اللہ ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا دین کی جڑ (-) ہے اس کا ستون نماز ہے، اس کی چوٹی جہاد ہے، پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں کیونکہ باتیں بہت سی ہو گئی تھیں یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ وہ بھول جائیں سب باتوں کو، میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کردے۔ یہ ایک پیار کا کلمہ ہے، کوئی غصے کا اور بددعا کا کلمہ نہیں۔ عرب اسی طرح کہا کرتے تھے لیکن یہ محاورہ بولتے افسوس کے موقعہ پر تھے۔ تیری ماں تجھے گم کردے میں دونوں باتیں شامل ہیں۔ ایک تو یہ کہ موقع افسوس کا ہے جب ماں کسی بچے کو گم کردے اور کہنے کا طریق نرم اور محبت کا ہوا کرتا تھا مطلب تھا یہ بددعا نہیں ہے تم نے بات ایسی کہی ہے جو اسی طرح بری خبر ہے جیسے ماں کسی بچے کو گم کر دے۔ فرمایا لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے برے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

اب یہ ایک بہت ہی بڑی تنبیہ ہے اور لغو باتیں کرنے والوں کو اپنی زبان پر نگران ہونا پڑے گا۔ بسا اوقات مذاق مذاق ہی میں کوئی ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے جو گستاخی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایک چھوٹا سا کلمہ، حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک اور حدیث کے مطابق، ایک ایسے شخص کو جو جنت کے قریب پہنچ چکا ہو اس سے اتنا دور کر دیتا ہے کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہنم میں جا گرتا ہے۔ یعنی زبان پر مکمل اختیار تو سب کو ممکن نہیں مگر اگر اللہ چاہے اور یہ توجہ ہو اور انسان نگران رہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور پہلے تولے پھر منہ سے بولے تب انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق مل سکے گی۔ لیکن اس میں دقت یہ ہے کہ بعض قومیں اپنی عادات کے مطابق بہت تیز بولتی ہیں خاص طور پر اہل یوپی کی عورتیں تو فر فر باتیں کرتی ہیں کیا ان کی زبان کے کہنے میں بھی وہ پکڑے جائیں گے۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خوشخبری کا فرمان یہ ہے جو قرآن کریم کی آیت کریمہ کے تابع ہے کہ اللہ تم سے تمہاری لغو قسموں کے متعلق کچھ نہ پوچھے گا۔ زبان کو جہاں تک ممکن ہو قابو میں رکھو لیکن جہاں فر فر بولنے کی عادتیں ہیں وہاں تو غلطی سے کلمہ ادھر ادھر ہو بھی جائے تو استغفار سے کام لو لیکن بعد میں ضرور سوچو تاکہ پیشتر اس کے کہ اللہ کی پکڑ آجائے تمہیں احساس ہو جائے کہ مجھ سے غلطی ہو چکی ہے اور پھر استغفار کر کے آئندہ غلطی کا اعادہ نہ کرنے کا عہد کرو۔ یہی ہے جو میں اس پیغام سے سمجھا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں نے درست سمجھا ہو گا۔

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المومنینؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کیا کرتے تھے۔ اس پر ام سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا، اے ام سلمہؓ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

اب یہ دعا بھی ہمارے لئے اس دور میں بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اس میں بہت سی باتیں قابل توجہ ہیں۔ اول یہ کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثبات قدم نصیب تھا۔ ایسا ثبات قدم نصیب تھا جس پر عرش کے خدا نے بارہا گواہی دی تھی پھر یہ دعا کیوں کرتے ہیں۔ دو وجوہات مجھے سمجھ آتی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طبعی انکسار تھا جس کی وجہ سے آپؐ کو ثبات قدم نصیب ہوا۔ ایک لمحہ بھی آپ کے دل میں یہ وہم نہیں گزرتا تھا کہ میرا ثبات قدم میری کسی خوبی کی وجہ سے ہے بلکہ ہر لمحہ جانتے تھے کہ اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے تو مجھے ثبات قدم عطا ہوا ہے۔

دوسرا یہ کہ امت کے لئے نصیحت تھی کہ میں جسے خدا تعالیٰ نے ثابت قدم قرار دیا اور بارہا دیا میں بھی تو اللہ کی رحمت اور اس کے منشاء کا محتاج ہوں۔ وہ جس شخص سے چاہے اپنی رضا پھیر لے اور اس کا چاہنا ہمیشہ کسی دلیل کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے اور بسا اوقات انسان کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کیا وجہ تھی۔ تو اس لئے نامعلوم کیفیات کا خوف کر کے جانتے ہوئے کہ میں اپنے دل پر بظاہر نگران ہوں مگر نہیں جانتا کہ دل میں کیا کیا مخفی کیفیات ہیں جن پر میری نظر نہیں، میرے مولا کی نظر ہے اس بناء پر یہ دعا امت کے لئے ضروری قرار دے دی گئی کہ اللہ سے دعا مانگو کہ وہ دلوں کو سیدھا ہی رکھے اور یہ فیصلہ نہ کرے کہ یہ دل ٹیڑھا ہونے کو ہے۔

یہ سارا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق عمل انکسار ہی کی بنا پر تھا اور اس بناء پر تھا کہ اللہ کے فضل کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اور اللہ کے فضل آپؐ پر اتنے بے شمار تھے کہ خدا کا شکر ادا کرنا بھی آپ یہی سمجھتے تھے کہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ رات بھر شکریہ ادا کرتے تھے لیکن پھر بھی ساری زندگی یہی تھی۔ اس یقین کی بنا پر کہ جب تک اللہ تعالیٰ شکر کو قبول نہ فرمائے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کیا انجام ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض دفعہ راتوں کو اتنا لمبا عرصہ تک کھڑے رہتے تھے کہ تتفطر قدماہ آپ کے پاؤں پھٹ جایا کرتے تھے خون کے دباؤ کی وجہ سے۔ میں نے عرض کی کہ لم تصنع ھٰذا آپ کیوں ایسا کرتے ہیں اے اللہ کے رسولؐ جبکہ (-) آپ کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرما دیا ہے کہ سابقہ تمام غفلتیں بھی معاف ہوئیں اور آئندہ بھی اگر کوئی غفلت ہوئی تو معاف ہو گی۔ اتنے یقینی مغفرت کے وعدے کے بعد پھر آپ کیوں کرتے ہیں۔ قال افلا احب ان اکون عبدا شکورا کیا میں پسند نہ کروں کہ اتنے بڑے فضل کے نتیجے میں ایک شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری کتاب التفسیر)

عجیب حال ہے اور ہم میں سے اکثر وہ ہیں جو دن رات اللہ کے فضلوں کی بارش کو دیکھتے ہیں اور شاذ کے طور پر شکر کی توفیق ملتی ہے۔ منہ سے الحمد للہ بھی کہتے ہیں، اللہ کا شکر ہے، بھی بار بار کہہ دیتے ہیں مگر کہاں یہ شکر، کہاں شکر کے نتیجے میں راتوں کو جگا دینا۔ ایسا شکر ادا کرنا کہ آسمان کے کنگرے بھی ہل جائیں اور وہ شکر پھر اللہ کی نعمتوں کو آپ پر آسمان سے نازل فرما ہو رہا ہو۔ یہ وہ شکر ہے جس کا نمونہ پکڑیں اور ایسے شکر کے بغیر حقیقت میں ہم دنیا میں کسی کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ لیکن یاد رکھیں جتنا شکر کریں گے اتنا ہی زیادہ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی، جتنا رحمتیں نازل ہوں گی دعا کرتے رہیں کہ اتنا ہی زیادہ شکر کی توفیق ملتی رہے۔

مسلم کتاب التوبہ سے یہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ جب وہ سزا دینے پر آئے اور گرفت کا فیصلہ فرمائے تو اتنی سخت اور شدید ہو گی وہ گرفت، اگر مومن کو علم ہو جائے کہ خدا اگر ناراض ہو تو اتنی بڑی گرفت ہوتی ہے تو وہ جنت کی امید ہی نہ رکھے۔ کیوں جنت کی امید نہ رکھے اس لئے کہ مومن کو یہ احساس رہنا چاہئے کہ عملاً وہ اتنا گنہگار، وہ بلا ارادہ بھی گنہگار ہے اور خطا تو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور اللہ اس کی ہر کمزوری کو پکڑے تو سزا واجب ہو جائے گی اور اگر سزا واجب ہو جائے اور اس کو پتہ ہو کہ خدا کی گرفت کتنی سخت ہے تو وہ جنت کی امید ہی کھو بیٹھے، اس کے دل میں یقین ہو جائے کہ مجھے کبھی جنت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بد قسمت محروم رہ سکتا ہے۔ یہ بظاہر دو متضاد باتیں ہیں۔ ایک طرف چھوٹی سی غلطی پر یہ خوف کہ خدا بہت سخت گرفت فرمائے گا، ایک طرف ساری عمر کے گناہوں کے باوجود جو پہاڑوں کے برابر ہوں یہ امید کہ اللہ تعالیٰ ان سب گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یہ دو باتیں بظاہر متضاد ہیں مگر متضاد نہیں ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہی تو پل صراط ہے جس سے ڈرنے کی ہمیں تلقین کی جاتی ہے۔ اس احتیاط سے اس صراط کو طے کرنا ہے کہ خدا کے غضب کی طرف نہ گر پڑیں۔ اور اس امید پر اس صراط کو طے کرنا کہ جب بھی قدم اٹھائیں خدا کی رحمت کی جانب گریں۔ یہ وہ رستہ ہے جس کی طرف یہ حدیث بلا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کی ایک تحریر آخر پر میں نے رکھی تھی مگر اس سے پہلے میں آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ان ساری باتوں کو حرز جان بنانے کا ارادہ ہی نہ کریں، ان کو حرز جان بنا لیں۔ اب اس جلسے پر آپ کی طرف سے جو بھی رویہ ہو وہ انہی ہدایات کی روشنی میں ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو سن کر پھر ان پر عمل کرنے میں تاخیر کا فیصلہ جائز نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ کون جانتا ہے کہ کب اسے ملک الموت بلا لے گا۔ ایک لمحے کا بھی اعتبار نہیں۔ اچھے بھلے ایسے صحت مند جن کے متعلق لوگ رشک کی نگاہیں ڈالا کرتے تھے اچانک اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کئی دفعہ مجھے ایسے خطوط ملتے ہیں۔ ابھی کل ہی کی ڈاک میں یہ خط تھا کہ ہمارے باپ بالکل ٹھیک ٹھاک، کوئی بھی نقص نہیں، ساری عمر کوئی بیمار نہیں اچانک فوت ہو گئے۔ تو جب ملک الموت وار کرتا ہے تو اچانک کرتا ہے اور اس بات کا محتاج نہیں کہ کوئی بیمار ہو اور کوئی صحت مند ہو، اس لئے کیونکہ ہمیں یقین نہیں ہے کہ ہم کتنا عرصہ یا کتنے لمحے زندہ رہیں گے اس لئے نیک باتیں سننے کے بعد ان کے عمل میں تاخیر کا فیصلہ بہت مہلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت ہو سکتا ہے۔ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ مہلت کو بڑھادے لیکن یہ بھی تو اسی کی مرضی ہے کہ مہلت کو کم کردے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان نصائح کو پوری طرح مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھ جائیں گے اور اس مضمون میں میں آئندہ آج کے افتتاحی خطاب میں زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا کہ آپ کو کیا کرنا چاہئے۔

اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود (۔) کے اس اقتباس پر اپنے اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ "اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ۔" کتنی فصیح و بلیغ، کتنی دلکش عبارت ہے۔ روحانی حالت سنوارتے ہو تو اس کا نتیجہ ایسے باغات کی صورت میں تمہیں ملنا چاہئے جو اس دنیا میں بھی پھل دیں اور اس دنیا میں بھی پھل دیں اور باغات کو تو سینچا جاتا ہے۔

پس اس باغ کا پھل کھانے کی اگر تم تمنا رکھتے ہو تو "اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو" اعمال صالحہ کو بھی پانی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ اعمال صالحہ ہی ہیں جو اس باغ کو اس دنیا میں یا آخری دوسری دنیا میں جنتوں کی صورت میں اس کی سیرابی کا موجب بنیں گے۔ اعمال صالحہ نہ ہوں تو کوئی نیک نیت کوئی نیک ارادہ کام نہیں آسکتا۔ ارادے کے سچا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ سچا ہو تو اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے اگر سچا نہ ہو تو محض دل کی خواہشات ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی بھی اہمیت نہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ "اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اسے سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ" یہی توقع جو حضرت مسیح موعود (۔) نے اپنی جماعت سے رکھی اس کے سوا میں اور کیا توقع کر سکتا ہوں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ محض اس باغ کی باتیں نہیں کریں گے۔ جب تک اس باغ سے پھل کھانا نہ شروع کر دیں آپ اطمینان سے نہیں بیٹھیں گے اور یہ پھل ایسے ہیں جو آپ کھائیں گے تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ یہ آسمان سے اترنے والے پھل ہیں۔ زندگی سر سے پاؤں تک اور پاؤں سے سر تک شاداب ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور پیار کا سلوک کوئی ایسا سلوک تو نہیں جو انسان کو غیر معمولی طور پر اس کا احساس نہ دلائے۔

ایک باپ یا ایک ماں یا کوئی اور عزیز جب شفقت سے پیش آتا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ آپ کے دل پر کیا گزرتی ہے، کیسے آپ فرحت محسوس کرتے ہیں مگر اللہ کی شفقت کے تو رنگ ہی اور ہیں سوائے ان کے جن کو اس باغ سے پھل کھانے کی توفیق نصیب ہوئی ہو کوئی دوسرا اس کیفیت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔ فرمایا "یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا" اگر باغ کو سینچو گے ہی نہیں تو پھل کیسے لائے گا، وہ خشک لکڑیوں میں تبدیل ہو جائے گا جو آگ میں جھونکنے کے لائق ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے (۔) یعنی جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم و کریم ہے، جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا ہے اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعوئ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے (۔) خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو، یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے، لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔" یہ سب سے بڑا خطرہ ہے جو ہر وقت انسان کے سر پر ایک تلوار کی طرح لٹکا ہوا ہے۔ تقویٰ تو اللہ کا کرتے ہیں یعنی بظاہر، لیکن ڈرتے لوگوں سے ہیں۔ عبادت تو بظاہر خدا کی بجالاتے ہیں مگر دکھاتے لوگوں کو ہیں۔ "سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلات دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔"

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی ایک چھوٹی سی عبارت پڑھ کر میں اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ "حضرت داؤد زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا۔ "میں بچہ تھا جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا" اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 243، 244)

پس اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ آپ سے ایسا ہی سلوک ہو تو ان کے اعمال کا خیال کریں جن سے خدا ایسا ہی سلوک فرمایا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ملک منور احمد صاحب جاوید قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان

تحریک جدید کی اہمیت

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں

تحریک جدید کیا ہے

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(روزنامہ الفضل 2۔ دسمبر 42ء)

تحریک جدید کو کیوں جاری کیا گیا

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"

(روزنامہ الفضل 2۔ دسمبر 42ء)

تحریک جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے

(الف) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔ نومبر 1934ء)

(ب) "کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں"

(خطبہ جمعہ 15۔ جنوری 1937ء)

تحریک جدید مستقل تحریک ہے

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ 18۔ نومبر 1938ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27۔ نومبر 1942ء)

نیز فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 15۔ نومبر 1935ء)

تحریک جدید کے جملہ امور کی دُہرائی اور خطبہ جمعہ دیئے جانے کی تاکید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیئت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 26۔ مئی 1935ء)

نیز فرمایا:۔

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔"

(خطبہ جمعہ 19۔ اپریل 1935ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً "یا خلاصتاً" لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل 2۔ دسمبر 42ء)

تحریک جدید میں مد نظر امور

"(دعوت الی اللہ) اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مد نظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سادہ غذا' سادہ لباس خود ہاتھ سے کام کرنا' سینما کا ترک' غریبوں کی امداد' بورڈنگ تحریک جدید اور ورشہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔"

(خطبہ جمعہ 18۔ نومبر 38ء)

تحریک جدید کے مطالبات کا خلاصہ

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

1۔ اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

2۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

3۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں (دعوت) کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

4۔ چوتھے جماعت کو (دعوت الی اللہ) کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1939ء ص 3)

نیز فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لوگے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا۔"

(خطبہ جمعہ 26۔ نومبر 1937ء)

جماعت احمدیہ کا فرض

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ 16۔ نومبر 1934ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1938ء ص 128)

عہدہ دارانِ تحریک جدید

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے.....

(خطبہ جمعہ 15۔ جنوری 1937ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر۔5۔اکتوبر 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 5
1-15 رات۔ درس القرآن۔98-1-8
2-35 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ سیرت حضرت مصلح موعود۔
3-30 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 5۔
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ مجلس سوال و جواب۔ امریکہ۔ چینو کیلیفورنیا 94-9-22
7-10 صبح۔ اردو کلاس۔
8-15 صبح۔ چینی زبان سیکھئے
8-45 صبح۔ ملاقات انگریزی میں۔ 10-7-94
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ۔5
11-30 دوپہر۔ درس القرآن 98-1-8
12-50 دوپہر۔ ڈاکومنٹری۔ بیت الحمد ربوہ کے متعلق
1-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-05 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔
4-30 سہ پہر۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
7-05 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
8-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 6۔اکتوبر 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کلاس نمبر 111۔
1-05 رات۔ روحانی خزائن۔
2-05 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
3-20 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ نمبر 111۔
5-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔
7-05 صبح۔ اردو کلاس۔
8-10 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر کلاس نمبر 111
11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 24-4-97۔
12-15 دوپہر۔ روحانی خزائن۔
1-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-15 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-20 سہ پہر۔ طبی معاملات۔ سید قاسم الاسلام صاحب کے ساتھ۔
4-30 سہ پہر۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
7-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 6-10-98۔
8-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ۔7۔اکتوبر 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
1-00 رات۔ واقفین نو اجتماع کراچی۔
1-25 رات۔ ہماری کائنات۔
1-55 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 6-10-98
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ طبی معاملات۔ سید قاسم الاسلام صاحب کے ساتھ۔
6-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو اجتماع۔
7-10 صبح۔ اردو کلاس۔
8-15 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلاس۔

11-10 دوپہر۔سواحیلی پروگرام۔گفتگو۔

11-55 دوپہر۔ہماری کائنات۔نمبر143

12-25 دوپہر۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔از حافظ مظفر احمد صاحب۔

12-55 دوپہر۔لقاء مع العرب۔

2-10 دوپہر۔اردو کلاس۔

3-15 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ درثمین۔

4-30 سہ پہر۔جرمن زبان سیکھئے۔

7-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 7-10-98۔

8-15 رات۔لقاء مع العرب۔

10-20 رات۔اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 8۔اکتوبر 1998ء

12-35 رات۔چلڈرنز کارنر۔کلاس نمبر111

1-05 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔پیرہن۔

1-35 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔

3-20 رات۔جرمن زبان سیکھئے۔

4-50 رات۔چلڈرنز کلاس نمبر111

5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔

6-25 صبح۔ڈاکومنٹری۔مادام تساد

7-00 صبح۔اردو کلاس۔

8-05 صبح۔جرمن زبان سیکھئے۔

8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 6-10-98۔

10-50 صبح۔چلڈرنز کلاس نمبر111

11-20 دوپہر۔سندھی پروگرام۔خطبہ جمعہ۔ 6-9-98۔

12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔پیرہن۔

1-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔

2-05 دوپہر۔اردو کلاس۔

3-10 سہ پہر۔تاریخ احمدیت کوئز۔

4-45 سہ پہر۔عربی زبان سیکھئے۔

6-45 رات۔ہومیوپیتھی کلاس۔

8-05 رات۔لقاء مع العرب۔

قرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ اکیسویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس بروز ہفتہ مورخہ 7۔نومبر سے بیس یوم کے لئے انصاراللہ مقامی ربوہ کے ہال میں منعقد ہو رہی ہے اس میں مندرجہ ذیل اضلاع کے امراء کرام اپنے اپنے ضلع سے صرف دو' دو نمائندوں کا انتخاب کر کے ہمیں اطلاع دیں۔

1۔ لاہور۔ 2۔ نارووال۔ 3۔ سیالکوٹ۔ 4۔ گوجرانوالہ۔ 5۔ شیخوپورہ۔ 6۔ فیصل آباد۔ 7۔ سرگودھا۔ 8۔ منڈی بہاؤالدین۔ 9۔ جھنگ۔ 10۔ اوکاڑہ۔

نیز بقیہ اضلاع کے لئے اگلی کلاس (22 ویں) ہفتہ 5۔دسمبر 1998ء سے شروع ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن' وقف عارضی)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم عبیداللہ علیم صاحب مرحوم و مغفور کی وفات 18۔ مئی 1998ء) کے قریباً ساڑھے چار ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی اہلیہ ثانی محترمہ تحسین صاحبہ کو مورخہ 17۔ ستمبر 1998ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "عابدہ خدیجہ علیم" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ احباب کرام سے بچی کے نیک خادمہ دین ہونے اور صحت و سلامتی والی طویل عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ لیڈی ڈاکٹر صبیحہ اکرم صاحبہ آف ڈیفنس سوسائٹی لاہور اہلیہ مکرم محمد اکرم صاحب جاوید انجینئر I.C.I کا چسٹ کا میجر اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ صغراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب آف ساہیوال کی آنتوں کا میجر اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محمد ارشد صاحب دارالعلوم وسطی آنکھ کے اپریشن کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم امیر حمزہ رانا صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل بعارضہ بخار فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ عزیز عبداللہ ایوب عمر پونے دو سال (واقف زندگی) ولد رانا عبدالحمید صاحب آف پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بچپن سے ہی انفیکشن اور بخار کی وجہ سے اکثر و بیشتر بیمار رہتا ہے۔

○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب سابق زعیم اعلیٰ انصاراللہ راولپنڈی حال فیکٹری ایریا ربوہ بوجہ بخار اور پیشاب کی تکلیف کے باعث چند روز فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ لیکن پیشاب کی تکلیف بدستور جاری ہے۔

ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری اور نیو الرّحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 3-اکتوبر-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
4-اکتوبر غروب آفتاب 5-52
5-اکتوبر طلوع آفتاب 6-03

عالمی خبریں

پابندیاں اٹھانے کی شرائط

امریکہ نے پاکستان پر سے اقتصادی پابندیاں اٹھانے کی نئی شرائط پیش کر دی ہیں۔ اس کے مطابق پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی مواد کی عدم تیاری اور ایک دوسرے کے خلاف ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے میں پہل نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کریں گے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے لازمی ہوں گے۔

امریکہ کے جاسوس طیارے

امریکہ کے جاسوس طیاروں نے اسامہ کے اثاثوں کی تفصیلات جمع کر لی ہیں۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں رقوم منتقل کرنے کے لئے کئی کئی واسطے استعمال کرتے ہیں۔

عراق کی معلومات اسرائیل کو

اقوام متحدہ میں اسلحہ کے معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ ٹیلر نے اعتراف کیا ہے کہ معائنہ کار عراق سے حاصل ہونے والی معلومات کا اسرائیل سے تبادلہ کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہتھیاروں کے معائنہ کار تقریباً 50 ملکوں سے تعاون کرتے ہیں جن میں اسرائیل بھی شامل ہے۔

ایران سے جنگ کا خطرہ

افغانستان نے ایران سے جنگ کے خطرے کے پیش نظر عوام میں اسلحہ بانٹ دیا ہے۔ گورنر ہرات کے سیکرٹری ملا حبیب نے اعلان کیا ہے کہ ہر افغان شہری ایک فوجی ہے۔ ملک میں اتنا اسلحہ ہے کہ ایران سمیت جس ملک نے مداخلت کی اس کے خلاف دفاع کر سکتے ہیں۔

وزیر اعظم کو ہرجانہ کی پیشکش

سنگاپور کے اپوزیشن لیڈر جے بی جیا ناتام نے پارلیمنٹ سے اخراج اور وکالت پر پابندی سے بچنے کے لئے وزیر اعظم کو ازالہ حیثیت عرفی کے ایک مقدمے میں قسط وار ہرجانے ادا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ یہ رقم 60 ہزار امریکی ڈالر کے قریباً برابر ہے۔

امریکہ نے حملے کا فیصلہ کر لیا

کوسوو کے بحران میں سربیا کی ہٹ دھرمی کے پیش نظر امریکہ نے سربوں پر حملے کا فیصلہ کر لیا ہے امریکہ اور برطانیہ نے اپنے شہریوں کو سربیا چھوڑنے کا حکم دے دیا امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ سرب صدر نے مذاکرات کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ بار بار سمجھانے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا سلامتی کونسل نے کوسوو میں قتل عام کی ذمہ داری سربوں کے سر ڈالتے ہوئے مذمت کی مگر فوجی حملے کا فیصلہ اگلے ہفتے تک ملتوی کر دیا۔

تاملوں کی کامیابی

سری لنکا میں حکومت کے باغی تاملوں نے سینکڑوں جانیں گنوانے کے بعد بالا خر اہم قصبے پر قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری دستے فرار ہو گئے۔

مساجد میں چندہ جمع کرنے پر پابندی

مصری حکومت نے مساجد میں چندہ جمع کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ وائس آف امریکہ نے بتایا کہ حکومت نے یہ اقدام انتہا پسند مسلمانوں کی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لئے اٹھایا ہے۔

شکست پر احساس شرمندگی

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے بہار میں سیاسی شکست پر اظہار شرمندگی کرتے ہوئے بہار کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ بھارتی حکومت بہار کی حکومت کو برطرف کرنا چاہتی تھی مگر صدر نے اجازت نہیں دی۔

بال ٹھاکرے کی دھمکی

انتہا پسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے نے دھمکی دی ہے کہ اگر مجھے گرفتار کیا گیا تو ممبئی جل اٹھے گا۔ میری گرفتاری کا نتیجہ بھارت کی سوچ سے بھی زیادہ بھیانک ہوگا۔

امریکی اسرائیلی ازبکستان میں

طالبان کا گھیرا تنگ کرنے کے لئے امریکی اور اسرائیلی فوجی ازبکستان میں پہنچ گئے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کے اشارے پر ازبکستان میں چار ہزار مساجد بند کی جا چکی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

سینٹ میں ججوں پر تنقید

سینٹ میں اپوزیشن نے جج صاحبان پر سخت تنقید کی اور چیئرمین سینٹ کی بار بار وارننگ کے باوجود باز نہ آئے۔ سینیٹر زرداری نے کہا کہ حکومت جو کرنا چاہتی ہے کر لے میں ڈرنے والا نہیں۔ سینیٹر صفدر عباسی نے الزام لگایا کہ حکومت عدلیہ پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ رضا ربانی نے کہا کہ وزیر قانون اپوزیشن کو دھمکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سینٹ میں اس وقت ہنگامہ ہوا جب ججوں کو "سیاسی ورکر" کہا گیا۔ وزیر قانون نے کہا کہ عدلیہ کے خلاف بولنے والے نااہل ہو جائیں گے۔

چیئرمین واپڈا مستعفی

واپڈا کے چیئرمین شمس الملک نے حکومت سے اختلافات پر احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ادارے کی تباہی میں فریق نہیں بن سکتا۔ ان کے اختلافات اس وقت شروع ہوئے جب حکومت نے واپڈا کا متوازی ادارہ پیپکو قائم کیا وفاقی سیکرٹری اور وفاقی وزیر بھی ان کے خلاف تھے۔ وزارت کے سیکرٹری پیپکو کو واپڈا کی 50- ارب کی اراضی دینا چاہتے تھے جس سے چیئرمین کو اختلاف تھا۔ ان کی ملازمت کی مدت 4- نومبر کو ختم ہو رہی تھی۔

سیف الرحمان احتساب کمشن کے ماتحت

حکومت نے جسٹس غلام مجدد مرزا کی سربراہی میں قائم شدہ احتساب کمشن کے اختیارات کو بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت اس پر بھی غور کر رہی ہے کہ احتساب بیورو کے سربراہ سیف الرحمٰن کو بھی کمیشن کے ماتحت کر دیا جائے تاکہ بیورو کی کارکردگی کے حوالے سے بعض حلقوں میں پائے جانے والے خدشات کو دور کیا جا سکے۔

نرخوں میں اضافہ نہیں ہوگا

وفاقی وزیر پیٹرولیم چوہدری نثار نے کہا ہے کہ سوئی گیس کے نرخوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ وفاقی وزیر کی رکن قومی اسمبلی چوہدری ولی محمد سے اس وقت سخت جھڑپ ہو گئی جب رکن نے الزام لگایا کہ وفاقی وزیر نے کہا تھا کہ میں سارے ملک کی گیس چوری کر کے اپنے حلقے میں لگوا دوں گا۔ چوہدری نثار اس پر برہم ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اپنا لہجہ درست کریں۔

ولی خان کا انکار

عوامی نیشنل پارٹی کے رہبر خان عبدالولی خان نے وزیر اعظم سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر وزیر اعظم ولی باغ روانہ نہ ہو سکے۔ ولی خان نے کہا کہ اب میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔ اصولوں کو نہیں بدل سکتا۔ نواز شریف نے کہا کہ میں آپ کے عزیز کی وفات پر تعزیت کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ ولی خان نے کہا کہ اس مقصد کے لئے رجسٹر میں آئیں۔ اجمل خٹک نے بھی نواز شریف سے ملنے سے انکار کر دیا۔

زندگی خطرے میں ہے

سینیٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ مجھے ویران رستے سے لایا جاتا ہے۔

زرعی رقبہ برائے ٹھیکہ
زرعی رقبہ متصل جلسہ گاہ جدید ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے۔
رابطہ کیلئے: خواجہ برکات احمد ناصر آباد
☎ 213102

نور احمد علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ — دوکان 53181 گھر 5399
7- سنگھار سنٹر میکلیگن روڈ لاہور — دوکان 7320977 گھر 7841669

ربوہ آئی کلینک
ڈاکٹر خالد تسلیم ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس
جدید الٹراساؤنڈ کی مدد سے موتیا کے اپریشن شروع ہیں۔
☎ 211707
اوقات: صبح 9 بجے تا 1 بجے
شام 5 بجے تا 8 بجے
دارالصدر غربی ربوہ

منہ کھر - سر کن - زہر باد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا شفا بخش علاج۔ معلوماتی رسالہ مفت بذریعہ ڈاک 5/ روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
☎ 771-213156 FAX 4524-212299

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
ساکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زد جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ
فون: 212508